سوال

(364) طلاق کے بعد رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منڈی یزمان سے رشید احمد جٹ لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کے ارادہ سے وثیقہ نویس کے پاس گیا اور اسے طلاق نامہ لکھنے کے متعلق کہا اس نے طاق نامہ پر تین طلاق لکھ دیں کیا اس طرح طلاق سے رجوع کا امکان باقی رہتا ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ صورت مسئلہ میں شوہر خواندہ ہو یا ناخواندہ نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیوں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نیت سے وثیقہ نویس کے پاس گیا۔ اور اس نے تین طلاقیں لکھ دیں پھر اسے پڑھ کر سنایا اور اس نے بقائمی ہوش وحواس اسے سنا اور اپنے دستخط یا انگوٹھا ثبت کیا کیا اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے سے تینوں ہی واقعہ ہو جاتی ہیں یا نہیں ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز سے طلاق دینے پر نہ صرف اظہار ناراضگی فرمایا ہے بلکہ اسے کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا قرار دیا ہے۔ حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کے متعلق بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالی ہیں۔ تو آپ یہ سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا: ''کہ میری موجودگی میں ہی ان لوگوں نے کتاب اللہ کے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا ہے۔'' ایک جانثار نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو عرض کیا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اسے قتل کر دوں ؟ (سنن نسائی: کتاب النکاح)

اس کے بر عکس اگر کوئی کتاب وسنت کے مطابق طلاق دے تو شریعت نے ایسے شخص کو متعدد موقع فراہم کیے ہیں۔ تاکہ وہ باعزت طور پر رجوع کر کے دوبارہ اپنا گھر آباد کر سکے کتاب وسنت کی روشنی میں ایک ہی مجلس میں تین طلاق ایک رجعی ہوتی ہے اگر یہ پہلا یا دوسرا واقعہ ہے۔ تو دوران عدت خاوند کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق ہے۔ اور پہلا نکاح بھی برقرار رہے گا۔ البتہ عدت گزرنے کے بعد اسی طلاق دہندہ کے ساتھ تجدید نکاح سے رجوع ممکن ہے اس موقف کے حسب ذیل دلائل ہیں۔

1۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی دو سالہ دور حکومت میں ایک مجلس کی تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھی۔ اس کے بعد لوگوں نے اس گنجائش سے غلط فائدہ اٹھانا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تادیبی طور پر تین طلاق نافذ کرنے کا حکم صادر اور فرمادیا۔ (صحیح مسلم: ج1 ص433۔ مسند امام احمد: ج1 ص314)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اقدام تعزیری تھا کیوں کہ آپ عمر کے آخری حصے میں اپنے اس فیصلے پر اظہار افسوس فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے محدث ابو بکر اسماعیلی کی تصنیف ''مسند عمر'' کے حوالہ سے لکھا ہے۔ (اغاثہ اللفھان: ج1ص314)

2۔ حضرت رکانہ بن عبدیزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اس کے بعد انہیں اپنی بیوی کے فراق میں انتہائی افسوس ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب معاملہ پہنچا تو آپ نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا: ''کہ تونے طلاق کیسے دی تھی۔ عرض کیا کہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' یہ تو ایک رجعی طلاق ہے۔ اگر چاہے تو رجوع کرلو۔ ''چنانچہ اس نے رجوع کرکے دوبارہ اپنا گھر آباد کرلیا۔ (مسند امام احمد: ج1ص265)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کہ یہ حدیث مسئلہ طلاق ثلاثہ کے متعلق ایک فیصلہ کن نص قطعی کی حیثیت رکھتی ہے جس کی اور کوئی تاویل نہیں کی جاسکتی۔'' (فتح الباری: ج9ص362کتاب الطلاق)

ان احادیث کی روشنی میں ایک باغیرت کتاب وسنت پر ایمان اوران پر عمل پیرا ہونے والے کےلئے گنجائش ہے کہ اگر اس نے ایک ہی مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دے دی ہیں تو اسے رجوع کا حق ہے۔ اگرعدت کے ایام پورے ہوچکے ہیں تو بیوی کی رضا مندی اس کے سرپرست کی اجازت ،نئے حق مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں نکاح جدید سے رجوع ہوسکے گا۔ قرآن وحدیث کا یہ فیصلہ ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں رائج عائلی قوانین اور دیگر اسلامی ممالک میں بھی یہی فتویٰ دیا جاتا ہے۔ اس کےلئے بدنام زمانہ حلالہ کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ ایسا کرنا بے غیرتی اور بے حیائی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:376